شادی بیاہ کے احکام و مسائل (1)

﴿نظریہ نکاح، اس کے دینی پہلو اور فضائل﴾

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

نکاح کا نظریہ: 3
غیر مسلم اقوام کے ہاں نظریہ نکاح: 3
ملت اسلامیہ کے ہاں نظریہ نکاح: 3
عبادت کی تعریف اور مقصد: 4
نکاح کرنے کی جگہ میں عبادت کا پہلو: 4
نکاح کے خطبے میں عبادت کا پہلو: 5
نکاح کی تقریب میں بے پردگی کی ممانعت: 5
نکاح کی تقریب میں آلات موسیقی کی ممانعت: 5
نکاح میں حرام کھانے پینے کی ممانعت: 6
نکاح میں باہمی احترام: 6
نکاح...رسولوں کی مبارک زندگی کا مبارک طریقہ: 6
نوجوانوں کو نبی کریم ﷺ کا خصوصی خطاب: 7
بچیوں کے سرپرستوں کو ہدایت نبوی: 8

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمیں انسان بنایا اور احسانِ عظیم یہ ہے کہ ہمیں مسلمان بنا کر نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔ ان کا تقاضا یہ ہے کہ جانوروں کے بجائے انسانوں والے اور کافروں کے بجائے مسلمانوں والے کام کریں۔

نکاح کا نظریہ:

انسان ہوں یا جانور اللہ تعالیٰ نے سب میں افزائش نسل کا عمومی نظام یہ بنایا ہے نر اور مادہ کے ملاپ سے ہوتی ہے۔ افزائش نسل جانوروں کی بھی ہو رہی ہے اور انسانوں کی بھی۔ جانوروں کے ہاں نکاح نہیں اور انسانوں کے ہاں اس کے لیے نکاح کا نظام موجود ہے۔ پھر انسانوں میں دو طبقے ہیں ایک مسلمان اور دوسرا غیر مسلم۔ چونکہ ان کے نظریات میں فرق ہے اس لیے ان کے طرز معاشرت میں بھی فرق ہے۔

غیر مسلم اقوام کے ہاں نظریہ نکاح:

غیر مسلم اقوام کے ہاں نکاح کی ایک دنیاوی رسم سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں اور اس کا مقصد عیاشی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یعنی اس میں دینی عبادت کا پہلو موجود نہیں۔

ملت اسلامیہ کے ہاں نظریہ نکاح:

ملتِ اسلامیہ کے ہاں نکاح کی حیثیت دینی ہے یہ ایک مستقل عبادت

ہے، اس کا مقصد معاشرے سے برائی اور گناہوں کو ختم کرنا ہے۔ اللہ کی رضا کو حاصل کرنا ہے اور مقصد اولاد کا حصول یعنی اِبقائے نسل ہے۔

عبادت کی تعریف اور مقصد:

عبادت کہتے ہیں حکمِ خدا کو طریقہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق پورا کرنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و تشریحات کے مطابق بجالانا اور عبادت کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہے۔

اسلام میں نکاح چونکہ ایک مستقل عبادت ہے اس لیے شریعت نے اس کے اس پہلو کو جگہ جگہ ملحوظ رکھا ہے۔

نکاح کرنے کی جگہ میں عبادت کا پہلو:

نکاح ایک مستقل عبادت ہے محض رسم دنیا اور عیاشی نہیں اور عبادت کی ادائیگی کا سب سے بہترین مقام مسجد ہے۔اس لیے شریعت کی تعلیم یہ ہے کہ نکاح مسجد میں کریں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ

جامع الترمذی، رقم الحدیث:1089

ترجمہ: نکاح مساجد میں کرو۔

مسلمانوں کے ہاں نکاح عبادت ہے تو اس کی ادائیگی کے لیے مسجد کی مقدس اور بابرکت جگہ مقرر کی گئی ہے تاکہ اس مقدس جگہ کی برکات انسان کی ازدواجی زندگی میں سرایت کر جائیں اور اس کی زندگی بے برکتی اور نحوست سے محفوظ رہے۔ اگر کوئی مسلمان اپنے نکاح کی تقریب میں مسجد میں نہیں کرتا تو اس

کا معنی یہ ہوا کہ وہ بھی غیر مسلموں کی طرح نکاح کو عبادت کے بجائے محض رسم دنیا اور عیاشی ہی سمجھتا ہے۔

نکاح کے خطبے میں عبادت کا پہلو:

نکاح ایک مستقل عبادت ہے محض رسم دنیا اور عیاشی نہیں اس لیے اس کے انعقاد کے وقت جو خطبہ پڑھا جاتا ہے اس میں قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام اور دعا یہ تمام چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ اگر کوئی مسلمان اپنے نکاح کی تقریب میں ان چیزوں کو اہمیت نہیں دیتا تو اس کا معنی یہ ہوا کہ وہ بھی غیر مسلموں کی طرح نکاح کو عبادت کے بجائے محض رسم دنیا اور عیاشی ہی سمجھتا ہے۔

نکاح کی تقریب میں بے پردگی کی ممانعت:

نکاح ایک مستقل عبادت ہے محض رسم دنیا اور عیاشی نہیں اور سب سے بہترین عبادت وہی ہوتی ہے جس میں مرد و خواتین کا (غیر شرعی) مخلوط اجتماع نہ ہو بلکہ مرد الگ ہوں اور خواتین الگ ہوں۔ اگر یہ (مرد وعورت کا مخلوط اجتماع) کسی کے نکاح کی تقریب میں ہو تو اس کا معنی یہ ہوا کہ وہ بھی غیر مسلموں کی طرح نکاح کو عبادت کے بجائے محض رسم دنیا اور عیاشی ہی سمجھتا ہے۔

نکاح کی تقریب میں آلات موسیقی کی ممانعت:

نکاح ایک مستقل عبادت ہے محض رسم دنیا اور عیاشی نہیں اس لیے اس میں ڈھول تاشے، طبلے سرنگیاں، گانے باجے اور ڈانس و مجرے نہیں ہوتے۔ اگر یہ چیزیں بھی کسی کے نکاح کی تقریب میں ہوں تو اس کا معنی یہ ہوا کہ

وہ بھی غیر مسلموں کی طرح نکاح کو عبادت کے بجائے محض رسم دنیا اور عیاشی ہی سمجھتا ہے۔

نکاح میں حرام کھانے پینے کی ممانعت:

نکاح ایک مستقل عبادت ہے محض رسم دنیا اور عیاشی نہیں اس لیے اس میں پاکیزہ چیزیں استعمال ہوتی ہیں یہی وجہ ہے لہٰذا اس میں کھانے کی چیزیں حلال ہوتی ہیں پینے کی چیزیں حلال ہوتی ہیں۔ اگر کسی مسلمان کے نکاح کی تقریب میں کھانے اور پینے کی چیزیں حلال نہ ہوں بلکہ حرام ہوں جیسے شراب وغیرہ تو اس کا معنی یہ ہوا کہ وہ بھی غیر مسلموں کی طرح نکاح کو عبادت کے بجائے محض رسم دنیا اور عیاشی ہی سمجھتا ہے۔

نکاح میں باہمی احترام:

نکاح ایک مستقل عبادت ہے محض رسم دنیا اور عیاشی نہیں اس لیے عبادت میں اپنا خیال بھی رکھتے ہیں اور دوسرے کا خیال بھی رکھتے ہیں کہ میری عبادت کی وجہ سے دوسرے کی راحت میں خلل نہ آئے۔ اگر کسی مسلمان کے نکاح کی تقریب میں اپنی خوشی کی خاطر دوسرے کی راحت اور اس کے آرام کو خیال نہیں رکھا جاتا یعنی تو اس کا معنی یہ ہوا کہ وہ بھی غیر مسلموں کی طرح نکاح کو عبادت کے بجائے محض رسم دنیا اور عیاشی ہی سمجھتا ہے۔

نکاح...رسولوں کی مبارک زندگی کا مبارک طریقہ:

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:1080

ترجمہ: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار باتیں رسولوں کی مبارک زندگی کا مبارک طریقہ ہیں: حیا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

فائدہ: اللہ رب العزت قرآن کریم سورۃ الرعد آیت نمبر 38 میں فرماتے ہیں وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ؕ کہ اے میرے محبوب پیغمبر! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول بھیجے ہیں اور ہم نے انہیں بیویاں بھی عطا کیں اور اولاد بھی عطا کی۔

نوجوانوں کو نبی کریم ﷺ کا خصوصی خطاب:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث: 1081

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے، ہم جوان تھے لیکن ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت (بیوی بچوں کے اخراجات اٹھانے کی) ہو اسے نکاح ضرور کر لینا چاہیے کیونکہ نکاح کرنا بد نظری (جیسے قبیح گناہ) سے حفاظت کا ذریعہ اور (زنا و بدفعلی جیسے قبیح گناہوں سے) شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اور جو شخص نکاح کی طاقت نہیں رکھتا تو (گناہوں سے بچنے کے لیے) اسے روزے رکھنے چاہییں۔

کیونکہ روزہ رکھنا (نفسانی / جنسی) خواہشات کا توڑ ہے۔

بچیوں کے سرپرستوں کو ہدایت نبوی:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث:1084

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کے پاس کوئی شخص (تمہاری بچیوں کے لیے) نکاح کا پیغام بھیجے اور آپ اس کی دینداری اور حسن اخلاق سے مطمئن ہو تو اس کا پیغام نکاح قبول کر کے اپنی بچیوں کا نکاح اس سے کر دو۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین پر بہت بڑا (جنسی گناہوں کا) فساد برپا ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ احکام شریعت پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، 29 نومبر، 2021ء